سوال

(306) حمل کی اقل مدت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک سال تک اپنی بیوی دے دور رہا پھر جب میں واپس لوٹا اور اس کے پاس آٹھ ماہ اور پچیس دن رہا تو اس نے ایک بچے کو جنم دیا۔ اب مجھے ان پانچ دنوں کے متعلق شکایت ہے جو 9 ویں مہینے سے کم ہیں۔ برائے مہربانی میری اس مسئلے میں رہنمائی کیجئے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نو ماہ سے قبل عورت کے بچہ جننے میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو (اس پر کسی قسم کے) شک وشبہ کو واجب کرتی ہو اور (یاد رکھو کہ) حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ... ١٥ ...سورة الاحقاف

"اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے۔"

اور (دودھ چھڑانے کی مدت کے متعلق) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ ... ١٤ ...سورة لقمان

"اور اس کی دودھ چھڑائی دو سال میں ہے۔"

پس (تیس ماہ سے) دودھ چھڑانے کی مدت دو سال یعنی چوبیس ماہ نکال دیئے جائیں تو باقی چھ ماہ رہ جاتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حمل کی مدت قرار دیا ہے تو) اس سے ثابت ہوا کہ حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ہے۔ لہذا اگر عورت ساتویں ماہ یا اس کے بعد والے مہینوں میں بچے کو جنم دے دے تو اس میں (اس پر) کوئی شک والی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔ (شیخ ابن باز رحمة اللہ علیہ)

سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی نے بھی اسی طرح کا فتویٰ دیا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص386

محدث فتویٰ